(S_1997_5_338_344)

سپریم کورٹ رپورٹس (1997) SUPP. 5 ایس سی آر

حکومت اڑیسہ

بنام

شری ہرا پرساد داس اور دیگران

24 نومبر 1997

[جی۔ٹی۔ ناناوتی اور ایس۔ پی۔ کردوکر، جسٹسز]

ملازمت قانون:

بھرتی کا عمل۔منتخب فہرست۔ٹریبونل نے حکومت کو ہدایت دی کہ وہ منتخب فہرست سے امیدواروں کی تقرری کرے۔کہا جاتا ہے کہ محض انتخابی فہرست میں کسی کا نام شامل کرنے سے اسے تقرری کا حق نہیں ملتا۔کسی عہدے کو پُر کرنا یا نہ کرنا، حکومت کی حکمتِ عملی کا فیصلہ ہے۔ جب تک کہ حکومت کا فیصلہ من مانی نہ ہو تب تک کوئی مداخلت نہیں کی جائے گی۔

منتخب فہرست۔اس امیدوار کو کوئی حق نہیں دیتا جس کا نام اس میں شامل ہے۔جہاں حکومت جائز وجوہات کی بنا پر مزید تقرریاں نہ کرنے کا فیصلہ کرتی ہے، اسے من مانی کے ساتھ منعقد نہیں کیا جا سکتا ہے۔

اڑیسہ گورنمنٹ پریس انڈسٹریل ایمپلائز کی درجہ بندی، ترقی، ملازمت کی شرائط اور اپیل قاعدہ، 1978:

قاعدے 9اور 10 -ملازمین امیدواروں کی براہ راست بھرتی اور بھرتی -تقرری اور پروموشن کمیٹی کے درمیان فرق -منعقد،سروس ملازمین کی بھرتی اور ملازمین کی ترقی کے معاملے میں کردار ادا کرنا ہے لیکن اوپن مارکیٹ سے براہ راست بھرتی کی صورت میں اس کا کوئی کردار نہیں ہے۔

قاعدہ 11 (v) -منتخب فہرست -تعین مدت -قاعدہ میں متعین ایک سال کی مدت کو اس تاریخ سے شمار کیا جانا چاہیئے جس پر فہرست تیار کی گئی ہے، بھلے ہی فہرست تیار کرنے کے بعد کسی اوراتھارٹی کی منظوری کی ضرورت ہو۔

الفاظ اور جملے، ''تیار کردہ''۔ کے معنی -اڑیسہ گورنمنٹ پریس انڈسٹریل ایمپلائیز کی درجہ بندی، پروموشن،سروس کی شرائط اور اپیل رولز، 1978 کے رول 11 (v) کے تناظر میں۔

سرکاری پریس میں کاپی ہولڈرز کی چھ خالی اسامیوں کو اڑیسہ گورنمنٹ پریس انڈسٹریل ایمپلائز کلاسیفکیشن، پروموشن، سروس کی شرائط اور اپیل رولز کے مطابق براہ راست بھرتی کے ذریعہ پر کرنے کی ضرورت تھی۔ 13.7.1993 کو زمرہ کے لحاظ سے ایک منتخب فہرست تیار کی گئی تھی۔جنرل کیٹیگری میں نو امیدواروں اور ایس سی اور ایس ٹی امیدواروں کے زمرے میں پانچ پانچ امیدواروں کو شامل کیا گیا تھا۔ اس کے بعد خالی آسامیوں کو بڑھا کر 15 کر دیا گیا اور 5 عہدوں کو ان کے روسٹر پوائنٹس کے مطابق پر کیا گیا۔حکومت نے منتخب فہرست پر دوبار پابندی عائد کی۔جن جواب دہندگان کو منتخب فہرست میں شامل کیا گیا تھا،انہوں نے اس فہرست سے اپنی تقرری کے لئے نمائندگی کی جسے مسترد کر دیا گیا۔لہٰذا مدعاعلیہان نے ٹریبونل سے درخواست کی کہ حکومت کو منتخب فہرست سے ان کی تقرری کی ہدایت دی جائے، جس کی منظوری ٹریبونل نے حکومت کے اس موقف کے باوجود دی کہ منتخب فہرست پر پابندی ہے اور یہ بھی کہ رول 11 (وی) کے تحت منتخب فہرست ایک سال کے بعد ختم ہوگئی ہے۔لہٰذا ریاست کی جانب سے یہ اپیل کی گئی ہے۔

اپیل کی منظوری دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد۔1۔ صرف اس لئے کہ کاپی ہولڈرز کے کچھ عہدے خالی تھے اور پریس کے ڈائریکٹر نے حکومت کو ان عہدوں کو بھرنے کی سفارش کی تھی، ٹریبونل کے لئے یہ کھلا نہیں تھا کہ وہ حکومت کو ان عہدوں کو پر کرنے کی ہدایت دے، حالانکہ اس کے پاس ایسا نہ کرنے کی اچھی وجوہات تھیں۔ ٹریبونل کو اس بات کی ستائش کرنی چاہیے تھی کہ منتخب فہرست میں کسی کا نام شامل کرنے سے اسے تقرری کا حق نہیں مل جاتا۔ لہٰذا اگر حکومت کسی معقول وجہ سے مزید تقرریاں نہ کرنے کا فیصلہ کرتی ہے تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس نے ان لوگوں کی تقرری نہ کر کے من مانی کی ہے جن کے نام منتخب فہرست میں شامل ہیں۔ کسی عہدے کو پر کرنا یا نہ کرنا ایک پالیسی فیصلہ ہے اور جب تک اسے من مانی نہیں دکھایا جاتا ہے، انتظامی ٹریبونل کے لئے یہ کھلا نہیں ہے کہ وہ حکومت کے اس طرح کے فیصلے میں مداخلت کرے اور اسے مزید تقرریاں کرنے کی ہدایت دے۔ ٹریبونل نے حکومت کو پبلک ایڈمنسٹریشن کی کارکردگی کی بنیاد پر مزید تقرریاں کرنے کی ہدایت دیتے ہوئے اپنے دائرہ اختیار سے باہر چلا گیا۔

(343-بی-ڈی)

2۔ اڑیسہ گورنمنٹ پریس انڈسٹریل ایمپلائز (درجہ بندی، بھرتی، پروموشن، سروس کی شرائط اور اپیل) رولز کے قواعد 9 اور 10 سروس ملازمین کی بھرتی اور ملازمین کی ترقی سے متعلق ہیں۔ ان قواعد میں ذکر کردہ تقرری اور پروموشن کمیٹی کا اوپن مارکیٹ سے براہ راست بھرتی کے معاملے میں کوئی کردار نہیں ہے۔ اس لئے ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کا یہ کہنا غلط تھا کہ اوپن مارکیٹ سے براہ راست بھرتی کے لئے تیار کردہ منتخب فہرست کو مذکورہ کمیٹی کی طرف سے منظوری کی ضرورت ہے اور یہ مذکورہ کمیٹی کی منظوری کے بعد ہی ایک درست منتخب فہرست بن جائے گی۔ ٹریبونل اس بات کو سمجھنے میں بھی ناکام رہا کہ اگر منتخب فہرست درست نہیں تھی کیونکہ اسے کمیٹی نے منظور نہیں کیا تھا تو وہ مذکورہ فہرست میں شامل افراد کے حق میں کوئی حق نہیں دے سکتا تھا اور اس طرح کی غیر قانونی فہرست میں شامل افراد کو تقرری کرنا قانونی نہیں ہوگا۔ قاعدہ 11(v) میں تقرری اور ترقی کمیٹی کی طرف سے کسی منظوری کی بات نہیں کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ، اس میں یہ اہتمام نہیں کیا گیا ہے کہ یہ ایسی کمیٹی کی منظوری کی تاریخ سے ایک سال کے لئے درست رہے گا۔ قاعدہ میں استعمال ہونے والی زبان بہت واضح ہے اور کوئی ابہام تسلیم نہیں کرتی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ایک بار تیار ہونے والی منتخب فہرست ایک سال کے لئے درست رہے گی۔ ٹریبونل جس چیز کو سمجھنے میں ناکام رہا وہ مذکورہ قواعد میں استعمال ہونے والے لفظ "کھینچے" کی اہمیت تھی۔ لہٰذا، قواعد کے مطابق، ایک سال کی مدت اس تاریخ سے چلنا شروع ہوتی ہے جس پر انتخاب کی فہرست تیار کی جاتی ہے۔ موجودہ معاملے میں، منتخب فہرست 13.7.1993 کو تیار کی

گئی تھی۔لہٰذا اس کی میعاد 12 اگست 1994ء کو ختم ہوگئی۔اس لئے حکومت نے 12.7.1994 کے بعد مذکورہ فہرست میں سے مزید کوئی تقرری نہ کرنے کا جواز پیش کیا۔ٹربیونل نے حکومت کو مذکورہ ڈیڈ لسٹ سے مزید تقرری کرنے کی ہدایت دیتے ہوئے اپنے دائرہ اختیار کا استعمال کرتے ہوئے غیر قانونی کام کیا ہے۔یہاں تک کہ اگر مذکورہ قاعدہ ڈائریکٹری کے طور پر بنایا گیا ہے اور لازمی نہیں ہے، تب بھی ٹربیونل کا کام یہ نہیں تھا کہ وہ حکومت کو ہدایت دے کہ وہ اسے" زندہ" اور نافذ العمل بنائے اور اس فہرست سے مزید تقرریاں کرے۔
[343-ایچ؛344-اے-ایف]

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : 1997 کی دیوانی اپیل نمبر 8258۔

1995 کے او اے نمبر 346 میں اڑیسہ ایڈمنسٹریٹو ٹربیونل، بھوبنیشور کے 22.1.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے دینا بنبھو مشرا اور جن کلیان داس۔

جواب دہندگان کے لئے آر۔ایس۔جینا۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا :

ناناوتی، جسٹس۔اجازت دے دی گئی۔

فریقین نے ماہر وکلاء کو بغور سنا۔

یہ اپیل اڑیسہ ایڈمنسٹریٹو ٹربیونل کے ذریعہ او۔اے۔نمبر 346 آف 1995 میں پاس کردہ حکم سے باہر ہے۔ چاروں مدعا علیہان نے حکومت اڑیسہ اور ڈائرکٹر آف پرنٹنگ، اسٹیشنری اینڈ پبلی کیشن کے خلاف یہ اعلان کرنے کے لئے او اے دائر کیا تھا کہ وہ کاپی ہولڈر کے طور پر تقرری کے حقدار ہیں اور حکومت

اور ڈائریکٹر کو مناسب ہدایت دی جائے۔

اڑیسہ حکومت ایک پریس چلا رہی ہے اور اس کی پروڈکشن برانچ میں پروف ریڈنگ سیکشن ہے۔ اس سیکشن میں کام کرنے والے پروف ریڈرز کاپی ہولڈرز کی مدد سے کام کرتے ہیں۔ 16.4.1992 کو گورنمنٹ پریس میں کاپی ہولڈرز کے چھ عہدے خالی تھے۔ انہیں اڑیسہ گورنمنٹ پریس انڈسٹریل ایمپلائز کلاسیفکیشن، بھرتی، پروموشن، سروس کی شرائط اور اپیل رولز کے مطابق براہ راست بھرتی کے ذریعے پر کیا جانا تھا۔ 1978 (اس کے بعد ”قواعد“ کے طور پر جانا جاتا ہے)۔ اس کے مطابق، چھ خالی عہدوں کو 16.4.1992 کو مطلع کیا گیا تھا۔ درخواست دہندگان کی بڑی تعداد میں سے 194 امیدوار تحریری امتحان کے اہل پائے گئے۔ تحریری امتحان 7.3.1993 کو منعقد کیا گیا تھا۔ زبانی امتحان کے لئے چالیس امیدوار موزوں پائے گئے۔ ان کے ذریعہ حاصل کردہ نمبروں اور زمرے کے لحاظ سے بھی نام درج کیے گئے تھے کیونکہ چار عہدوں کو عام زمرے کے امیدواروں کے ذریعہ پر کیا جانا تھا، ایک عہدہ درج فہرست ذات کے امیدوار کو پر کرنا تھا اور ایک عہدہ درج فہرست قبائل سے تعلق رکھنے والے امیدوار کو پر کرنا تھا۔ دریں اثنا، 26.2.1993 کو حکومت نے 1.1.1993 سے ایک پابندی عائد کی تا کہ بیس لیول کے عہدوں کی دو تہائی خالی آسامیوں کو پر نہ کیا جائے۔ زبانی امتحان کے لئے اہل پائے جانے والے 40 امیدواروں میں سے 37 نے امتحان میں شرکت کی اور ان میں سے 19 کو پینل میں شامل کرنے کے لئے منتخب کیا گیا۔ 13.7.1993 کو زمرہ کے لحاظ سے ایک منتخب فہرست تیار کی گئی تھی۔ نو امیدواروں کو جنرل کیٹیگری میں اور پانچ پانچ امیدواروں کو درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے زمرے میں شامل کیا گیا تھا۔ عام زمرے کے امیدواروں کی فہرست میں مدعا علیہ نمبر 1 سے 3 کو سیریل نمبر 5 سے 7 پر رکھا گیا تھا اور جواب دہندہ نمبر 4 کو درج فہرست ذات کے امیدواروں کی فہرست میں سیریل نمبر 3 پر رکھا گیا تھا۔ 2.6.1993 کو خالی عہدوں کی تعداد بڑھ کر 9 اور بعد میں 15 ہو گئی تھی اور اس طرح، پانچ عہدوں (15 میں سے 1/3) کو ان کے روسٹر پوائنٹس کے مطابق پر کیا گیا تھا۔ جن افراد کو مقرر کیا گیا تھا وہ منتخب فہرست میں مدعا علیہ نمبر 1 سے 4 تک تھے۔ ایسا لگتا ہے کہ اس کے بعد ڈائریکٹر نے حکومت سے درخواست کی کہ وہ باقی خالی آسامیوں کو پر کرنے کے لئے ہائی پاور کمیٹی کے ذریعہ اجازت دے۔ حکومت کی طرف سے عائد کی گئی پابندی عارضی طور پر 9.8.1994 کو اٹھا لی گئی تھی اور 1.4.1995 سے دوبارہ نافذ کر دی گئی تھی۔ بعد میں ہونے والی اس پیش رفت کے پیش نظر جواب دہندگان نے وقتاً فوقتاً حکومت کو مذکورہ منتخب فہرست کی بنیاد پر

خالی عہدوں کو پر کرنے کے لئے نمائندگی کی۔ چونکہ حکومت نے ان کی درخواست قبول نہیں کی تو انہوں نے مذکورہ بالا ریلیف کے لئے ٹریبونل سے رجوع کیا۔

او۔اے۔ کی حکومت نے اس بنیاد پر مخالفت کی تھی کہ صرف چھ عہدوں کو مطلع کیا گیا تھا اور اس لئے مذکورہ منتخب فہرست کی بنیاد پر مزید عہدوں کو پُر نہیں کیا جا سکتا تھا۔ حکومت کا یہ بھی معاملہ تھا کہ پابندی کے پیش نظر صرف پانچ عہدوں کو پر کیا جا سکتا تھا، بھلے ہی بعد میں خالی آسامیوں کو مد نظر رکھا جائے۔ یہ بھی اس کا معاملہ تھا کہ سلیکشن امیدواروں کا پینل جو 13.7.1993 کو تیار کیا گیا تھا، قواعد کے قاعدہ 11(v) کے پیش نظر صرف 12.7.1994 تک ہی درست رہا۔

ٹریبونل نے درست کہا کہ اس کے غور وخوض کے لئے صرف ایک سوال یہ تھا کہ کیا منتخب فہرست اب بھی نافذ العمل ہے یا 12.7.1994 کو ختم ہو گئی تھی۔ ٹریبونل نے قواعد کے قواعد 9، 10 اور 11 کا جائزہ لیا اور مندرجہ ذیل پر عمل کیا:

> انہوں نے کہا،' قاعدہ 11 قواعد کے باب اول میں ہے جو درجہ بندی، بھرتی سے متعلق ہے۔ پروموشن اینڈ کنفرمیشن، رول 9(اے) میں کہا گیا ہے کہ ڈائریکٹر جو غیر گزٹڈ صنعتی عہدوں کے حوالے سے تقرری کرنے والا اتھارٹی ہے، ایسے عہدوں پر تقرری کرے گا۔ اس کی مدد اور رہنمائی افسران کی ایک کمیٹی کرے گی جیسا کہ اس میں فراہم کیا گیا ہے۔ شق (بی) میں کمیٹی کے افعال کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس میں شرط رکھی گئی تھی کہ کمیٹی بھرتی وغیرہ سے متعلق تمام معاملات پر تبادلہ خیال کرنے کے لئے کبھی کبھار اجلاس کرے گی، مذکورہ شق کی ذیلی شق (iii) میں کہا گیا ہے کہ تقرری کرنے والی اتھارٹی عام طور پر عوامی خدمت کے معاملے میں کمیٹی کی سفارش پر عمل کرے گی، تقرری کرنے والا اتھارٹی مناسب وجوہات درج کرکے تقرری کرنے والے اتھارٹی کی منظوری کی توقع میں عہدوں کو پر کر سکتا ہے۔ قاعدہ 10 میں کہا گیا ہے کہ کمیٹی کے ساتھ ساتھ تقرری کرنے والی اتھارٹی کو بھرتی، ترقی وغیرہ کے معاملات میں اس میں بیان کردہ اصولوں کے مطابق رہنمائی کی جائے گی۔ شق (اے) عام اصول فراہم کرتی ہے۔ ذیلی شق

(iii) میں کہا گیا ہے کہ بھرتی کو تجارتی لحاظ سے بنایا جائے گا، پروڈکشن ونگ ایک شاخ ہے اور پروف ریڈنگ مذکورہ برانچ کا ایک حصہ ہے۔ ذیلی شق (vii) میں کہا گیا ہے کہ تمام ٹریڈوں میں بھرتی کے پہلے پوائنٹ میں تمام عہدوں کو براہ راست بھرتی کے ذریعہ پر کیا جائے گا اور جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے بھرتی کا طریقہ قاعدہ 11 میں فراہم کیا گیا ہے۔ اس تناظر میں تیار کردہ منتخب فہرست ایک سال کے لئے درست رہے گی۔ لہٰذا یہ فہرست اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک کہ قاعدہ 9 (بی) (3) کے مطابق کمیٹی کی جانب سے اس کی منظوری نہ دی جائے، حالانکہ تقرری کرنے والا اتھارٹی مناسب وجوہات درج کر کے کمیٹی کی منظوری کی توقع میں عہدوں کو پر کر سکتی ہے۔

لہٰذا اس نے کہا کہ منتخب امیدواروں کی فہرست تقرری اور پروموشن کمیٹی کی منظوری کے بعد ہی درست ہوگی۔ چونکہ ایسا کچھ بھی نہیں تھا جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ کمیٹی نے مذکورہ فہرست کی منظوری دے دی ہے لہٰذا یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ کمیٹی نے اس کی منظوری نہیں دی۔ لہٰذا، 13.7.1993 کو اس تاریخ کے طور پر نہیں سمجھا جا سکتا ہے جس سے ایک سال کی مدت گنی جانی ہے۔ ٹریبونل نے یہ بھی کہا کہ قواعد کے تحت ریاستی حکومت کو خالی آسامیوں کو بھرنے پر قابو پانے کے قابل بنانے کا کوئی اہتمام نہیں ہے اور اس لئے مذکورہ فہرست معطل رہنے کی مدت کو ایک سال کی مدت کی گنتی کے مقصد سے خارج کیا جانا چاہئے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ قاعدہ 11 (v) میں یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ ایک بار تیار ہونے کے بعد منتخب فہرست ایک سال کے لئے درست رہے گی کیونکہ طریقہ کار کا اہتمام صرف ڈائریکٹری ہے اور لازمی نہیں ہے۔ اس نقطہ نظر کو مدنظر رکھتے ہوئے اس نے حکومت کو ہدایت دی کہ پبلک ایڈمنسٹریشن کی کارکردگی کی خاطر وہ 13.7.1993 کو تیار کردہ منتخب فہرست میں سے امیدواروں کی تقرری کر کے خالی عہدوں کو پر کرے۔ عدالت نے پریس کے ڈائریکٹر کو ہدایت دی کہ وہ حکومت سے اجازت حاصل کریں اور اس طرح کی اجازت ملنے کے بعد تقرری کرنے والوں کو ان کی تقرری کی تاریخ سے پروبیشنرز کے طور پر دیکھیں۔

مذکورہ ہدایات اور ٹریبونل کے ذریعہ جاری کردہ حکم سے ناراض ریاست نے اس عدالت سے رجوع کیا ہے۔

درخواست گزار ریاست کے وکیل نے دلیل دی کہ مذکورہ بالا ہدایات دینے میں ٹریبونل نے اپنے دائرہ اختیار سے باہر کام کیا ہے اور مذکورہ ہدایات غیر قانونی ہیں کیونکہ یہ قواعد کے قاعدہ 11 کے منافی ہیں۔ ہماری رائے میں یہ دلیل قبول کی جانی چاہیے۔ صرف اس لئے کہ کاپی ہولڈرز کے کچھ عہدے خالی تھے اور پریس کے ڈائریکٹر نے حکومت کو ان عہدوں کو پر کرنے کی سفارش کی تھی، ٹریبونل کے لئے یہ کھلا نہیں تھا کہ وہ حکومت کو ان عہدوں کو پر کرنے کی ہدایت دے حالانکہ اس کے پاس ایسا نہ کرنے کی اچھی وجوہات تھیں۔ ٹریبونل کو اس بات کی ستائش کرنی چاہیے تھی کہ منتخب فہرست میں کسی کا نام شامل کرنے سے اسے تقرری کا حق نہیں مل جاتا۔ لہٰذا اگر حکومت کسی معقول وجہ سے مزید تقرریاں نہ کرنے کا فیصلہ کرتی ہے تو یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس نے ان لوگوں کی تقرری نہ کرکے من مانے طریقے سے کام کیا ہے جن کے نام منتخب فہرست میں شامل ہیں۔ عہدے کو پر کرنا ہے یا نہیں یہ ایک پالیسی فیصلہ ہے اور جب تک یہ من مانی نہیں دکھایا جاتا ہے تب تک ٹریبونل کے لئے یہ کھلا نہیں ہے کہ وہ حکومت کے اس طرح کے فیصلے میں مداخلت کرے اور اسے مزید تقرریاں کرنے کی ہدایت دے۔ ٹریبونل نے حکومت کو پبلک ایڈمنسٹریشن کی کارکردگی کی بنیاد پر مزید تقرریاں کرنے کی ہدایت دیتے ہوئے اپنے دائرہ اختیار سے باہر چلا گیا۔ اس طرح کی ہدایت دیتے ہوئے ٹریبونل یہ سمجھنے میں ناکام رہا کہ مزید تقرریاں نہ کرنے کے حکومت کے فیصلے کو من مانی کے طور پر چیلنج نہیں کیا گیا تھا اور اسے صرف دو بنیادوں پر چیلنج کیا گیا تھا: (1) 9.8.1994 اور 13.1.1995 کے درمیان کوئی پابندی نہیں تھی اور اس لئے، حکومت خالی عہدوں پر مدعا علیہ مقرر کرسکتی تھی اور (2) حکومت نے اسی پریس میں تقرریاں کی تھیں۔ ڈسٹری بیوٹرز، بانڈرز، ٹائپ سپلائرز وغیرہ کا پینل، جو تقریبا 7 سال پہلے تیار کیا گیا تھا اور اسی وجہ سے حکومت نے جواب دہندگان کے ساتھ امتیازی سلوک کیا تھا۔ ٹریبونل نے حکومت کے اقدام کو ممکنہ طور پر امتیازی نہیں پایا کیونکہ جیسا کہ ریاست نے ٹریبونل کے سامنے دائر اپنے جواب میں نشاندہی کی تھی کہ ڈسٹری بیوٹرز، بانڈرز، ٹائپ سپلائرز کے لئے تیار کردہ منتخب فہرست مختلف نوعیت کی تھی کیونکہ یہ ٹریڈ ٹیسٹ کی بنیاد پر تیار کی گئی تھی جو رولز کے قاعدہ 17 کے تحت ان عہدوں پر ترقی کے اہل سروس ملازمین تک محدود تھی۔ اس مرحلے پر یہ بات قابل ذکر ہے کہ گورنمنٹ پریس میں کاپی ہولڈرز کے عہدے بنیادی سطح کے کلاس تھری کے عہدے ہیں اور قواعد کے قواعد 10 اور 11 کے تحت اوپن مارکیٹ سے براہ راست بھرتی کے ذریعہ پر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ ٹریبونل نے قواعد کے قواعد 9، 10 اور 11 کو صحیح طریقے سے پیش نہیں کیا ہے۔ قاعدہ 9 جس سے مراد کمیٹی ہے وہ تقرری اور پروموشن کمیٹی ہے جسے صرف سروس ملازمین کی ترقیوں اور بھرتیوں سے نمٹنا ہوتا ہے۔اڑیسہ گورنمنٹ ریکروٹمنٹ رولز، 1978 کے رولز 9 اور 10 میں سروس ملازمین کی بھرتی اور ملازمین کی پروموشن سے متعلق ہے۔اور ایسے ملازمین کی بھرتی اور ترقی کے سلسلے میں تقرری اور پروموشن کمیٹی کا کردار ہوتا ہے لیکن اوپن مارکیٹ سے براہ راست بھرتی کے معاملے میں تقرری اور پروموشن کمیٹی بالکل بھی منظر عام پر نہیں آتی ہے لہذا ٹریبونل کا یہ کہنا غلط تھا کہ اوپن مارکیٹ سے براہ راست بھرتی کے لئے تیار کردہ منتخب فہرست کو مذکورہ کمیٹی سے منظوری کی ضرورت ہے اور وہ کرسکتی ہے۔مذکورہ کمیٹی کی منظوری کے بعد ہی ایک درست منتخب فہرست بن جائے۔ٹریبونل اس بات کو سمجھنے میں بھی ناکام رہا کہ اگر منتخب فہرست درست نہیں تھی کیونکہ اسے کمیٹی نے منظور نہیں کیا تھا تو وہ مذکورہ فہرست میں شامل افراد کے حق میں کوئی حق نہیں دے سکتا تھا اور اس طرح کی غیر قانونی فہرست میں شامل افراد کی تقرری کرنا قانونی نہیں ہوگا۔

قواعد کے قاعدہ 11(v) میں تقرری اور پروموشن کمیٹی کی طرف سے کسی منظوری کی بات نہیں کی گئی ہے۔اس کے علاوہ، اس میں یہ اہتمام نہیں کیا گیا ہے کہ یہ ایسی کمیٹی کی منظوری کی تاریخ سے ایک سال کے لئے درست رہے گا. قاعدہ میں استعمال ہونے والی زبان بہت واضح ہے اور کوئی ابہام تسلیم نہیں کرتی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ایک بار تیار ہونے کے بعد انتخاب کی فہرست ایک سال کے لئے درست رہے گی۔ ٹریبونل جس چیز کو سمجھنے میں ناکام رہا وہ یہ تھا کہ مذکورہ قواعد میں استعمال ہونے والے لفظ" کھینچے گئے" کی اہمیت ہے۔لہذا قواعد کے مطابق ایک سال کی مدت اس تاریخ سے شروع ہوتی ہے جس پر منتخب فہرست کھینچی جاتی ہے۔ظاہر ہے کہ اس معاملے میں منتخب فہرست 13.7.1993 کو تیار کی گئی تھی، لہذا اس کی میعاد 12.7.1994 کو ختم ہوگئی۔لہذا حکومت نے 12.7.1994 کے بعد مذکورہ فہرست میں سے مزید کوئی تقرری نہ کرنے کا جواز پیش کیا۔ٹریبونل نے حکومت کو مذکورہ حتمی فہرست سے مزید تقرریاں کرنے کی ہدایت دیتے ہوئے اپنے دائرہ اختیار کا استعمال کرتے ہوئے غیر قانونی کام کیا ہے۔ یہاں تک کہ اگر مذکورہ قاعدہ کو ڈائرکٹری کے طور پر سمجھا جاتا ہے اور لازمی نہیں ہے، تب بھی ٹریبونل کا کام یہ نہیں تھا کہ وہ حکومت کو ہدایت دے کہ وہ اسے موجود اور نافذ العمل سمجھے اور اس فہرست سے مزید تقرریاں کرے۔

جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ٹریبونل کی طرف سے لیا گیا نقطہ نظر غلط ہے اور اس کے ذریعہ دی گئی ہدایات قانونی نہیں ہیں اس کے ذریعہ جاری کردہ حکم کو منسوخ کر دیا جاتا ہے اور منسوخ کر دیا جاتا ہے۔اس اپیل کی منظوری اس کے مطابق دی جاتی ہے اور اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا جاتا ہے۔

آر کے ایس

اپیل منظور کی جاتی ہے۔

Meraj U Din Sofi
2024.10.09 17:19
I am the author of this
document